

177415 - خاوند بیوی کی طرف سے زکاة ادا کر سکتا ہے۔

سوال

سوال: میرے پاس بینک میں رقم موجود ہے جس پر زکاة واجب ہوتی ہے، میں جب ملازمت کرتی تھی تو زکاة بھی ادا کرتی تھی، لیکن شادی کے بعد میں نے ملازمت چھوڑ دی، میں نے اپنی اس رقم کا منافع اپنے گھر والوں کو ضروریات پوری کرنے کیلئے دے رکھا ہے، چنانچہ اس منافع میں سے میں زکاة ادا نہیں کر سکتی، تو کیا میرا خاوند میرے اس مال کی زکاة ادا کر سکتا ہے؟ کیونکہ میں نے اپنے خاوند کی وجہ سے ہی ملازمت چھوڑی ہے، اور یہی ملازمت میری آمدن کا ذریعہ تھی، اور اسی سے میں زکاة بھی ادا کرتی تھی۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

اگر مال کا نصاب پورا ہونے کے بعد اس پر سال بھی گزر جائے تو اس کی زکاة دینا واجب ہے۔

دوم:

زکاة ایک عبادت ہے، بلکہ اسلام کا ایک رکن ہے، اور عبادت کیلئے اصول یہ ہے کہ خود ہی کی جائے گی، کوئی دوسرا نہیں کر سکتا، ما سوائے ایسی عبادات کے جن کیلئے استثناء موجود ہے۔

تاہم اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے زکاة ادا کر دے تو زکاة ادا ہو جائے گی، بشرطیکہ اس کی اجازت حاصل ہو، چاہے اصل شخص زکاة ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، اور اسی طرح زکاة ادا کرنے والا خاوند، قریبی رشتہ دار، یا کوئی بھی اجنبی شخص ہو سکتا ہے۔

حجاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کسی کی طرف سے زکاة اسی وقت ادا ہوگی جب زکاة ادا کرنے والا اصل ذمہ دار کسی کو ذمہ داری سونپے"

اس پر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"... اس بنا پر اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے اجازت کے بغیر ہی زکاة ادا کرے تو یہ زکاة کافی نہ ہوگی؛

کیونکہ زکاة ادا کرنے کی اصل ذمہ داری جس پر ہے اس نے اس کو اجازت ہی نہیں دی" انتہی

"الشرح الممتع" (6/202)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے استفسار کیا گیا:

"کیا میرے خاوند کیلئے میری طرف سے زکاة ادا کرنے کی اجازت ہے؟ واضح رہے کہ جس مال پر زکاة واجب ہو رہی ہے یہ اسی نے مجھے دیا تھا؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"آپ کے مال پر اس وقت زکاة واجب ہے جب آپ کے پاس نصاب کے برابر یا نصاب سے زیادہ سونا چاندی، اور دیگر ایسی اشیاء ہو جن پر زکاة لاگو ہوتی ہے، تاہم اگر آپ کی طرف سے خاوند زکاة ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح آپ کی طرف سے آپ کا والد، بھائی، اور کوئی بھی شخص زکاة ادا کر سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔۔" انتہی

"مجموع الفتاویٰ" (14/241)

دائمى فتوى كميٹى (9/268) كے علمائے كرام سے پوچھا گیا:

ایك عورت كے پاس سونے كے زیورات ہیں، اور اس كے خاوند نے ان كی زكاة ادا نہیں كی، تو كیا خاتون خود زكاة ادا كری؟ اس كے پاس نقدی رقم بھی نہیں ہے، تو كیا كچھ سونا بیچ كر زكاة ادا كر دے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"طلائی سونا ہو یا كسى اور شكل میں بھر صورت سونے كی مذکورہ مالكن پر اس سونے كی زكاة ادا كرنا واجب ہے، چاہے اس سونے میں سے كچھ كو بیچ كر ادا كری یا اپنے پاس دیگر مال سے زكاة ادا كری، اور اگر اس كی اجازت سے خاوند یا كوئی اور شخص ادا كر دے تو یہ جائز ہوگا" انتہی

دائمى فتوى كميٹى برائے علمى تحقیقات و الافتاء

ركن: عبد الله بن قعود

ركن: عبد الله بن غديان

نائب صدر برائے كميٹى: عبد الرزاق عفيفى

صدر: عبد العزيز بن عبد الله بن باز

والله اعلم.